19واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 9 فروری 2016

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ مال

بروز جمعتہ المبارک 12 دسمبر 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال

ضلع جہلم: لینڈ کمیشن کی اراضی و دیگر تفصیلات

*1292: محترمہ راحیلہ انور: کیاوزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں لینڈ کمیشن کی کتنی زمین کس کس جگہ ہے؟

(ب) کتنی اراضی خالی پڑی ہے اور کتنی پر لوگ ناجائز قابض ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع میں واقع لینڈ کمیشن کی کافی اراضی جعلسازی سے اس ضلع کے علاوہ دیگر اضلاع کے لوگوں کو الاٹ کی گئی ہے؟

(د) یہ زمین الاٹ کرنے والی اتھارٹی کون ہے اس میں کون کون سے اہلکاران شامل تھے۔ ان کے نام و عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا حکومت یہ اراضی اس ضلع کے غریب کاشتکاروں کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 15 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال

(الف) ضلع جہلم میں لینڈ کمیشن کی اراضی تعدادی 1703 کنال 15 مرلہ ہے جس کی موضع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

تحصیل	مرلہ کنال	کیفیت
تحصیل جہلم	685K-03M	
ملک پور	534K-08M	غیر ممکن پہاڑ ہے
داراپور	150K-15M	غیر ممکن دریا ہے
تحصیل پنڈ داد نخان	1018K-12M	
احمد آباد	57K-05M	رقبہ غیر مزروعہ / سیم تھور ہونے کی وجہ سے الاٹ نہیں ہوا ہے

چوران	55K-11M	ایضا
گولپور	25K-04M	ایضا
برج احمد خان	35K-12M	ایضا
باغانوالہ	845K-00M	ایضا

(ب)

تحصیل / موضع	خالی اراضی	اراضی زیر ناجائز قابضین
تحصیل جہلم		
ملک پور	534K-08M	
داراپور	150K-15M	
تحصیل پنڈ دادنخان		
احمد آباد	57K-05M	
چوران	55K-11M	
گولپور	25K-04M	
برج احمد خان	35K-12M	
باغانوالہ	845K-00M	

(ج) ضلع میں جعلسازی سے کوئی رقبہ الاٹ نہ ہوا ہے۔

(د) جز "ج" کے بعد یہ سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(ہ) قانون زرعی اصلاحات کے تحت ضبط شدہ قابل الاٹ رقبہ، بے زمین مزارعین و چھوٹے مالکان کو الاٹ کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 اکتوبر 2013)

بروز جمعتہ المبارک 12 دسمبر 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال

ضلع لاہور: پٹواریوں وگرداوروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1377: ڈاکٹر نوشین حامد: کیاوزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ مال کے کتنے پٹواری، گرداور، تحصیلدار اور نائب تحصیلدار تعینات ہیں؟

(ب) مذکورہ پٹواریوں کے دفتر کس کس جگہ قائم ہیں اور ان میں کل کتنے اہلکاران کام کررہے ہیں؟

(ج) اس وقت کتنے پٹواریوں کے خلاف محکمانہ کارروائیاں چل رہی ہیں؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال

(الف) ضلع لاہور میں محال سیٹلمنٹ اور اشتمال کے کل 274 پٹواری، 25 گرداور۔ 7 تحصیلدار اور 20 نائب تحصیلدار تعینات ہیں۔

(ب) پٹواریوں کے بڑے بڑے دفاتر شاہدرہ، نولکھا۔ لاہور خاص۔ بادامی باغ، ملتان روڈ، پاجی رائیونڈ روڈ، مسلم ٹاؤن موڑ۔ چونگی امرسدھو اور میڈیکل سوسائٹی پر لب نہر نزد جلو میں واقع ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف مواضعات میں بھی پٹواریوں کے دفاتر موجود ہیں۔

(ج) اس وقت 20 کے خلاف محکمانہ کارروائیاں چل رہی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 22 مئی 2014)

بروز جمعتہ المبارک 12 دسمبر 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال

سرگودھا: تحصیل سرگودھا میں پٹوار سرکلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1378: ڈاکٹر نوشین حامد: کیاوزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سرگودھا، محکمہ مال میں کتنے پٹواری اور گرداور ہیں، کب سے تعینات ہیں ہر ایک کا عرصہ تعیناتی الگ الگ بتایا جائے؟

(ب) مذکورہ تحصیل میں تعینات پٹواری اور گرداور کی کل سروس کتنی کتنی ہے؟

(ج)مذکورہ تحصیل میں کتنے پٹوار سرکل اور قانونگوئیاں ہیں اور سرکل میں کتنے کتنے پٹواری اور گرداور تعینات ہیں؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال

(الف)ڈسٹرکٹ کلکٹر سرگودھا کی طرف سے دیئے گئے جواب کے مطابق اس وقت سرگودھا میں 62 پٹواری اور 10 قانونگو کام کر رہے ہیں ہر ایک پٹواری اور قانونگو کی ایک حلقہ میں تعیناتی کی مدت (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)تحصیل سرگودھا کے پٹواریوں اور گرداوروں کی مدت ملازمت کی تفصیل (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)تحصیل سرگودھا میں 74 پٹوار سرکل اور 10 قانونگوئیاں ہیں اس وقت اس تحصیل میں 62 پٹواری اور 10 قانونگو کام کر رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 28 نومبر 2014)

بروز جمعۃ المبارک 12 دسمبر 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال

تحصیلدار بی ایس 16 کی 43 اسامیوں پر لئے گئے امتحان کے نتائج میں تاخیر کی وجوہات و دیگر تفصیلات

*1818: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیا یہ درست ہے کہ دسمبر 2011 میں PPSC کے ذریعے تحصیلدار بی ایس 16 کی (43)اسامیاں مشتہر کی گئیں؟

(ب)کیا یہ بھی درست ہے کہ پورے پنجاب سے۔/43000 امیدواروں نے اس پر اپلائی کیا اور جس کی محکمانہ فیس۔/700 روپے فی امیدوار تھی اور محکمہ نے دو کروڑ 90 لاکھ روپے فیس اکٹھی کی؟

(ج)کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک سال بعد PPSC کی جانب سے ان اسامیوں پر دسمبر 2012 میں PPSC نے امیدواروں سے 04 پیپرز کا امتحان لیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ تاحال ان اسامیوں کا رزلٹ نہیں دیا گیا اور حکومت نے ہر اسامی With draw کر لی ہے ؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیلدار بی ایس 16 کی اسامیاں صرف PPSC کے ذریعے ہی پر کی جاتی ہیں جبکہ محکمانہ بھرتی نہیں ہو سکتی ؟

(و) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت درج بالا اسامیوں کو پر نہ کرنے اور With draw کرنے کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(تاریخ وصولی 15 اگست 2013 تاریخ ترسیل 4 نومبر 2013)

جواب

وزیر مال

(الف) یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو نے 45 تحصیلداروں کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے PPSC کو لکھا تھا اور PPSC نے مذکورہ خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لیے مشتہر کیا تھا۔

(ب) یہ درست ہے کہ PPSC نے 45 اسامیوں کو پر کرنے کے لیے امتحانات اور انتظامی معاملات کو احسن طریقہ سے ادا کرنے کے لیے۔ /700 روپے فی امیدوار چارج کی تھی۔ اور 42613 امیدواروں نے درخواست دی تھی۔ جس کی کل رقم 2 کروڑ 98 لاکھ 20 ہزار ایک سو روپے بنتی ہے جو کہ حکومت کے ہیڈ میں جمع ہوتے ہیں۔

(ج) اسامیوں کو پر کرنے کے لیے چونکہ امتحانات PPSC لیتا ہے اور PPSC ایک خود مختار ادارہ ہے اور اپنے قواعد و ضوابط کے مطابق اسامیوں کو پر کرنے کے لیے امتحان لیتا ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو نے 45 تحصیلداروں کی اسامیوں کو پر کرنے کے لیے PPSC نے مذکورہ اسامیوں کو مشتہر کرنے کے بعد امتحان لیا تھا لیکن بعض انتظامی وجوہات کی بناء پر امتحانی نتائج کا اعلان نہ کیا ہے لیکن یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ اسامیاں بورڈ آف ریونیو پنجاب نے واپس لے لی ہیں یا ختم کر دیا ہے۔

(ہ) یہ درست ہے کہ مجوزہ حکومتی پالیسی کے مطابق گریڈ 11 تا 16 تک کی اسامیاں صرف PPSC کے ذریعہ ہی سے پر کی جاتی ہیں۔

(و) یہ درست ہے کہ 45 تحصیلداروں کو اسامیوں کو پر کرنے کے لیے PPSC نے مشتہر کرنے کے بعد امتحان لیا تھا لیکن بعض انتظامی وجوہات کی بنا پر امتحانی نتائج کا اعلان نہ کیا ہے یہ بھی درست نہ ہے کہ مذکورہ بالا اسامیوں کو بورڈ آف ریونیو نے واپس لے لیا ہے یا ختم کر دیا ہے مذکورہ بالا اسامیوں کو پر کرنے کا معاملہ حکومت پنجاب کے زیر غور ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 ستمبر 2014)

بروز جمعتہ المبارک 12 دسمبر 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال

ضلع گوجرانوالہ: تحصیلداروں، نائب تحصیلداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3320: محترمہ ناہید نعیم: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) حکومت پنجاب نے ضلع گوجرانوالہ میں سال 12-2011 میں زرعی انکم ٹیکس کی مد میں کتنی رقم وصول کی؟

(ب) زرعی انکم ٹیکس کی مد میں وصول کی جانے والی رقم کہاں کہاں خرچ کی جاتی ہے، اس کے خرچ کرنے کا کیا طریقہ کار ہے؟

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں موجود پٹواریوں، تحصیلداروں، نائب تحصیلداروں کی کتنی تعداد ہے نیز ان کے دفاتر کہاں کہاں ہیں، ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) اس وقت کتنے پٹواریوں کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ کارروائیاں چل رہی ہیں؟

(تاریخ وصولی 13 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 26 فروری 2014)

جواب

وزیر مال

(الف) ڈسٹرکٹ کلکٹر، ضلع گوجرانوالہ کے مہیا کردہ جواب کے مطابق ضلع گوجرانوالہ میں سال 12-2011 میں زرعی انکم ٹیکس کی مد میں مبلغ دو کروڑ تین لاکھ ستائیس ہزار دو سو تیس (2,03,27,230) روپے وصول کئے گئے ہیں۔

(ب) زرعی انکم ٹیکس کی مد میں وصول شدہ رقم کو BO1173 کے ہیڈ میں جمع کروایا جاتا ہے بعد ازاں حکومت پنجاب اس کو اپنی صوابدید کے مطابق خرچ کرتی ہے۔

(ج) آمدہ جواب از ڈسٹرکٹ کلکٹر گوجرانوالہ کے مطابق ضلع گوجرانوالہ میں موجود تحصیلداران اور نائب تحصیلداران کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام اسامی	کل اسامیاں	تعداد تعینات اسامیاں	تعداد خالی اسامیاں
تحصیلدار	05	04	01
نائب تحصیلدار	14	12	02
پٹواری	270	207	63

جملہ تحصیلداران، نائب تحصیلداران کے دفاتر ضلع ہذا کی پانچ تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں واقع ہیں نیز مذکورہ افسران مطابق دورہ پروگرام دیہات میں جاکر کار سرکار بھی انجام دیتے ہیں۔ پٹواریوں کے دفاتر کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس وقت ضلع گوجرانوالہ درج ذیل پٹواریوں کے خلاف محکمانہ انکوائری چل رہی ہے۔

نمبر شمار	نام پٹواری	حلقہ	وجہ انکوائری
	رانا اشفاق احمد	کوٹلی مغلہ	دوران Stay فرد جاری کرنے پر انکوائری چل رہی ہے۔
	رانا محمد اشفاق	قلعہ دیدار سنگھ	آڈرہن رقبہ کی فرد جاری کرنے پر انکوائری چل رہی ہے۔
	غلام دستگیر	بنیکہ چیمہ	باوجہ نامکمل کاغذات بستہ انکوائری چل رہی ہے۔
	محمد ارشاد چیمہ	معطل	اختیارات کا ناجائز استعمال کرنے پر انکوائری چل رہی ہے۔
	رانا منور حسین	معطل	اختیارات کا ناجائز استعمال کرنے پر انکوائری چل رہی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 25 جولائی 2014)</u>

شیخوپورہ: جعلی کورٹ فیس اور اشٹام فروشی کے مقدمات کا اندراج کی تفصیلات

*332: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شیخوپورہ میں جعلی کورٹ فیس اور اشٹام فروشی کے یکم جنوری 2011 سے یکم مارچ 2013 تک کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) ان مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور حکومتی خزانے کو کتنا نقصان اٹھانا پڑا، تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 12 جون 2013 تاریخ ترسیل 5 جولائی 2013)

جواب

وزیر مال

(الف) ضلع ہذا میں یکم جنوری 2011 سے یکم مارچ 2013 تک جعلی کورٹ فیس و جعلی اشٹام پیپرز کے متعلق کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے اور نہ ہی اس سلسلہ میں ایسی کوئی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔

(ب) چونکہ ضلع ہذا میں کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے لہذا حکومتی خزانے کو نقصان کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(تاریخ وصولی جواب 2۔اگست 2013)

فوتیدگی انتقال کے اندراج کے واجبات کی ادائیگی و دیگر تفصیلات

*1294: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کسی شخص کے فوت ہونے پر جو فوتیدگی انتقال اس کے ورثائ کے نام اندراج کیا جاتا ہے اس کے حکومتی واجبات کس شرح سے لئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ واجبات جائز ہیں کیونکہ ورثاًاپنی موجودہ جائیداد کے کلی طور پر پہلے ہی سے وارث ہوتے ہیں اور اس میں ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا؟

(ج) کیا حکومت اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے کہ یہ کارروائی بغیر ٹیکس یا واجبات کے ہو؟

(د)اگر کوئی تجویز زیر غور نہیں تو کیا حکومت اس مسئلہ پر قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 15 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال

(الف) کسی بھی مالک اراضی کی فوتیدگی کے بعد اس کی جائیداد اس کے وارثان کے نام بذریعہ انتقال وراثت درج کر کے تصدیق کی جاتی ہے۔انتقال وراثت پر فیس بورڈ آف ریونیو پنجاب کی جاری شدہ چھٹی نمبر 1592-LR(I)/2010-1587 مورخہ 30 جون 2010 کی ضمن 1 کے تحت مبلغ -/500 روپے مقرر ہے۔ جس میں سے -/300 روپے بحق سرکار اور -/200 روپے ریونیو سٹاف کو دیئے جاتے ہیں۔ نقل جھنڈی "الف" برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں۔واجبات درست ہیں یہ معمولی واجبات کاغذات کی پرنٹنگ، کتابوں کی جلد بندی اور کاغذات کی حفاظت وغیرہ کا معاوضہ ہے۔کیونکہ وارثان اس انتقال وراثت کی تصدیق کے بعد ہی مالک جائیداد قرار پاتے ہیں۔

(ج) جی نہیں۔

(د) وضاحت جزو "ب"، "ج" میں ملاحظہ ہو۔چونکہ یہ واجبات معمولی نوعیت کے ہیں اس لیے تا حال اس بابت کوئی معاملہ زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 اکتوبر 2013)

ضلع جہلم: رجسٹری فیس کی مد میں آمدنی و دیگر تفصیلات

*1295: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں 12-2011 اور 13-2012 کے دوران رجسٹری فیس کی مد میں حکومت کو کتنی آمدنی ہوئی؟

(ب)مذکورہ عرصہ کے دوران رجسٹری فیس کی شرح کیا تھی اور کس قانون کے تحت وصول کی گئی اور شرح مقرر کرنے کا معیار کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 15 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال

(الف) ضلع جہلم میں رجسٹری فیس کی مد میں 2011-12 اور 2012-13 کے دوران -/6,82,09,796 روپے آمدنی ہوئی۔

2011-12	-/3,29,64,039
2012-13	-/3,52,45,757
میزان	-/6,82,09,796 (چھ کروڑ بیاسی لاکھ نو ہزار سات سو چھیانوے)

(ب)مذکورہ عرصہ کے دوران رجسٹری فیس کی وصولی کی شرح جائیداد کی مالیت کا ایک فیصد ہے۔

رجسٹریشن فیس بمطابق قانون

Section 78 of the Registration Act, 1908 (XVI of 1908) read with section 21 of the general Clauses Act, 1878 Government of Punjab. کے تحت وصول کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اکتوبر 2013)

محکمہ مال کے ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن ودیگر تفصیلات

*2431: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ مال کے ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا عمل کس کس ضلع میں شروع کیا گیا ہے، اس کی تا حال کیا پراگریس ہے؟

(ب) محکمہ مال نے صوبہ پنجاب کا مکمل ریکارڈ کب تک کمپیوٹرائز کر لینے کا منصوبہ تیار کیا ہے، کیا یہ بات درست ہے کہ پنجاب بھر میں پٹواری کا بہت مضبوط نیٹ ورک اس کام کو آگے بڑھانے میں رکاوٹ ہے اور کوئی بھی حکومت پٹواری کی ناراضگی مول لینے کو تیار نہیں ہے؟

(ج) محکمہ مال کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے سافٹ ویئر تیاری کے کس مرحلہ میں ہے، یہ سافٹ ویئر کون تیار کر رہا ہے؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر مال

(الف) کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کا منصوبہ ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت شروع کیا گیا۔ جس کے تحت منصوبہ بندی اور تیاری کے مختلف مراحل کی تکمیل کے بعد عملدرآمد کے مرحلہ میں پنجاب میں مندرجہ ذیل مرحلہ وار پروگرام کے تحت یہ منصوبہ شروع کیا گیا:

پائیلٹ فیز	3اضلاع
	(لاہور، لودھراں، حافظ آباد)
فیز1	8اضلاع
	(راولپنڈی، گجرات، اٹک، جہلم، نارووال، منڈی بہاؤالدین، سیالکوٹ، چکوال)
فیز2	13اضلاع
	(جھنگ، اوکاڑہ، سرگودھا، بہاولپور، ملتان، رحیم یار خان، ٹوبہ ٹیک سنگھ، قصور، ننکانہ، لیہ، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، مظفرگڑھ)
فیز3	12اضلاع
	(بہاولنگر، بھکر، چنیوٹ، ڈیرہ غازی خان، وہاڑی، ساہیوال، راجن پور، پاکپتن، میانوالی، خوشاب، خانیوال، فیصل آباد)

یہ منصوبہ پنجاب کے تمام (36) اضلاع میں شروع کیا جا چکا ہے اور اب تک صوبہ بھر کے دستیاب ریونیو ریکارڈ کی عکس بندی اور ڈیٹا انٹری کا کام پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ کمپیوٹرائزڈ فردات ملکیت سمیت کمپیوٹرائزڈ انتقالات کی خدمات کا آغاز صوبہ بھر کے تمام 36 اضلاع کی تمام 143 تحصیلوں میں شروع کیا جا چکا ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب کے تمام 36 اضلاع میں 2014 تک تحصیل کی سطح پر اراضی ریکارڈ سنٹر کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ جہاں سے کمپیوٹرائزڈ فردات ملکیت اور کمپیوٹرائزڈ انتقالات کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں۔ پنجاب گورنمنٹ اور سیاسی قیادت کی انتہائی دلچسپی اور کوشش کی وجہ سے یہ منصوبہ اپنی ریکارڈ مدت میں تکمیل کے مراحل میں ہے تاہم لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے میں متعدد مشکلات درپیش ہیں۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

1۔ تحصیلوں میں ریکارڈ کی عدم دستیابی

2۔ پرانے ریکارڈ کی خستہ اور مخدوش حالت

3۔ پٹواری اور تحصیل کے ریکارڈ میں فرق

4۔ ضلع کے تخمینہ شدہ مالکان اور اصل مالکان کی تعداد میں بے پناہ اضافہ

5۔ پیچیدہ درستگی کا عمل

پنجاب بھر میں پٹواریان کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کے سلسلہ میں تعاون کر رہے ہیں ان کی طرف سے فی الحال کسی قسم کی کوئی مزاحمت نہ ہے۔

(ج) لینڈ ریونیو ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا سافٹ ویئر 2010 میں تیار کر لیا گیا تھا جس کے بعد ہی کمپیوٹرائزیشن پر عملی کام شروع کیا گیا اور اس سلسلے میں Accountancy Outsourcing Services (Pvt) Ltd. کی خدمات انتہائی شفاف طریقے سے مقابلے کے بعد حاصل کی گئیں۔ اس سافٹ ویئر کی تھرڈ پارٹی Evaluation بھی ملک کی مایہ ناز فرم Sidaat Haider Murshad کے ذریعے کروائی گئی۔ ورلڈ بنک کی ٹیکنیکل ٹیم نے بھی اس سافٹ ویئر کو سراہا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 7 فروری 2014)</u>

لاہور:ہر بنس پورہ کی سرکاری اراضی پر ناجائز قابضین کی تفصیلات

*2432:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)ہر بنس پورہ لاہور میں سرکاری اراضی کے کل رقبہ 13742 کنال میں سے کتنے رقبہ پر ناجائز قابضین قابض ہیں۔جن بااثر افراد نے زمین پر قبضہ کرکے بڑی بڑی کوٹھیاں بنا رکھی ہیں ان کے کیا نام ہیں؟

(ب)جن بااثر افراد کے انتقالات بحکم عدالت عالیہ وچیف سیٹلمنٹ کمشنر سے خارج ہوئے تھے،ان سے قبضہ شدہ زمین واگزار کروانے کے لئے کیا کارروائی کی گئی،جن افراد نے سرکاری رقبہ کو ناجائز فروخت کیا،ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی،کب تک سرکاری رقبہ واپس واگزار کروالیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر مال

(الف)ہر بنس پورہ تحصیل شالیمار میں کل سرکاری رقبہ 13742 کنال کے بجائے 11206- Kanal, 18 Marla ہے۔جس کی تفصیل ذیل ہے:۔

1۔ٹورزم ڈیپارٹمنٹ	50K- 00 M
2۔PMU سروس سنٹر	4 K- 05 M
3۔صحافی کالونی	952K-15M
4۔ماڈل بازار	18K-0M
5۔خالی	385K- 00M
6۔38 عدد ناجائز آبادی ہائے	6143K-12M
7۔گلیوں،بازاروں اور خالی پلاٹوں کا رقبہ	3653K-06M
کل رقبہ	11206K- 18M

38 مختلف ناجائز آبادیوں قائم ہیں۔ تفصیل جھنڈی "الف" برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) موضع ہر بنس پورہ میں جو الاٹمنٹ کے انتقالات خارج ہوئے ہیں وہ رقبہ جات مختلف انتقالات پر سال 1972ء سے سال 1991 تک الاٹ ہوئے اور سال 1997 میں عدالت عظمیٰ سپریم کورٹ آف پاکستان سے رمضان کیس میں الاٹمنٹس خارج ہوئیں اور ریونیو ریکارڈ میں عملدرآمد کرتے ہوئے سال 2004 میں رقبہ بحق سرکار کیا گیا۔ مگر اس دوران رقبہ ہذا پر چھوٹے چھوٹے گھروں کی صورت میں آبادی ہائے بھی بن چکی تھیں اور کچھ رقبہ موقع پر خالی تھا جو آج بھی کافی حد تک خالی ہے۔ جس پر قبضہ کرنے کی کوشش کرنے والے کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ ثبوت کے طور پر 45 ایف آئی آر کی فوٹو کاپی (جھنڈی "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جس رقبہ پر الاٹمنٹ خارج ہونے سے پہلے آبادی بن چکی تھی اس میں بہت زیادہ عوام الناس کے گھر ہیں (جن میں ان کی رہائش ہے) دیگر یہ کہ عوام نے مختلف مقدمات میں عدالت عالیہ سے حکم امتناعی بھی حاصل کر رکھے ہیں جن کی وجہ سے مقبوضہ رقبہ واگزار نہ ہو سکا۔ علاوہ ازیں جب بھی گورنمنٹ کو رقبہ کسی مقصد کے لیے درکار ہوتا رہا ہے وہاں آپریشن کر کے رقبہ واگزار کروایا گیا ہے۔ مثلاً ہر بنس پورہ میں تقریباً 20 کنال رقبہ واگزار کروا کر ماڈل بازار بنایا گیا ہے۔ جس پر اہلکاران کے خلاف عدالت عالیہ میں توہین عدالت کے مقدمات ابھی تک زیر سماعت ہیں۔

جہاں تک موضع ہر بنس پورہ میں سرکاری زمین کو واگزار کروانے کے لیے یہ سوال ہے کہ کب تک سرکاری اراضی واگزار کروالی جائے گی۔ اس بابت عرض ہے کہ یہ آبادی ہزاروں ایکڑوں پر محیط ہے اور واگزار کروانے کی صورت میں ہزاروں لوگ بے گھر ہوں گے اور بے شمار لوگوں نے سرکاری اراضی جو کہ ان کے قبضہ میں جس پر انہوں نے الاٹیاں سے خرید کر کے گھر بنا رکھے ہیں اب قیمتاً خریدنے کی درخواست ہائے جناب چیف سیٹلمنٹ کمشنر صاحب کے پاس دائر کر رکھی ہیں اور ان درخواستوں پر قواعد مجریہ 1975 کے تحت عمل درآمد ہو رہا ہے جس کا طریقہ کار یہ رہا ہے کہ قابضین

کے زیر تصرف سرکاری زمین کی مروجہ مارکیٹ ویلیو کا تعین کرنے کے بعد ان کو اسی قیمت پر زمین خریدنے کی پیشکش کی جاتی تھی۔ لیکن اب عدالت عالیہ و عظمیٰ کے حکم کے تحت اس طرح کی سرکاری زمین کو بذریعہ نیلام عام (جس میں انکار کرنے کا پہلا حق قابض بہ اراضی کو دیا جاتا ہے) کے تحت فروخت کا حکم جاری کیا جاتا ہے۔اس سے پہلے جہاں کلکٹر ضلع سے مروجہ بازاری قیمت کے بارے میں رپورٹ مانگی جاتی ہے تو وہاں بھی اکثر تاخیر دیکھنے میں آتی ہے۔

جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ مقبوضہ سرکاری زمین کی واگزاری کب تک کی جائیگی تو اس ضمن میں عرض ہے کہ حکم امتناعی ہائے کی موجودگی میں واگزاری کی بابت وقت کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔چونکہ قابضین عام طور پر مروجہ قیمت دینے سے گھبراتے ہیں لہذا وہ قانونی موشگافیوں میں پڑکر معاملات کو مزید لمبا کرلیتے ہیں اور گھر گرائے جانے کے خلاف عدالت ہائے سے حکم امتناعی بھی جاری شدہ ہیں۔ حکم امتناعی ہائے کی موجودگی میں واگزاری کی بابت وقت کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔

البتہ ضلعی انتظامیہ کو ہدایات جاری کردی گئی ہیں کہ وہ سرکاری اراضی جو کہ مرکزی حکومت یا صوبائی حکومت (سابقہ متروکہ) کی ملکیت ہے اور اس پر کسی کا ناجائز قبضہ بھی ہے،اس کو فوری سرکاری تحویل میں لے لیں۔(جھنڈی "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

مقدمات کے فیصلہ جات ہونے کے بعد ہی واگزار ہونے یا نہ ہونے کی کارروائی ممکن ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 7فروری 2014)</u>

<u>صدر بازار لاہور: ڈگی محلہ میں وقف املاک کے رقبہ اور الاٹمنٹ کی تفصیلات</u>

*3356: <u>جناب شہزاد منشی</u>: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈگی محلہ صدر بازار لاہور میں محکمہ مال کے کاغذات میں متروکہ وقف املاک کی ملکیت میں کتنا رقبہ ہے؟

(ب) وہاں رہائش پذیر لوگ جن کو یہ جگہ الاٹ کی گئی ہے ان کے نام مع ولدیت فراہم کئے جائیں؟

(ج) جن کو یہ جگہ الاٹ کی گئی ہے ان میں سے کتنے افراد نے رجسٹریاں کروالی ہیں۔ان کے نام اور جن افراد نے رجسٹریاں نہیں کروائیں،ان کے نام مع ولدیت فراہم کئے جائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سال 2005 سے ڈگی محلہ صدر بازار میں واقع متروکہ وقف املاک کی جگہ کی رجسٹریاں بند کی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے وہاں کے رہائش پذیر لوگ سخت پریشان ہیں؟

(ہ) حکومت کب تک اس علاقہ کی رجسٹریاں کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 13 دسمبر 2013   تاریخ ترسیل 25 مارچ 2014)

جواب

وزیر مال

(الف) ڈگی محلہ صدر بازار لاہور میں محکمہ مال کے کاغذات میں متروکہ وقف املاک کی ملکیت میں کوئی رقبہ نہ ہے۔

(ب) مطابق ریکارڈ محکمہ مال کے کاغذات میں تاحال کوئی الاٹمنٹ نہ کی گئی ہے۔

(ج) محکمہ مال کے کاغذات میں کسی رجسٹری کا اندراج نہ ہے۔

(د) محکمہ متروکہ وقف املاک کی ملکیت میں کوئی رقبہ نہ ہے۔اس لئے رجسٹریوں کی بندش کا کوئی معاملہ نہ ہے۔

(ہ) جواب جزو "ج" اور "د" میں دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 جون 2014)

ڈسٹرکٹ میانوالی سے تعلق رکھنے والے نائب تحصیلدار، قانونگو اور پٹواریوں سے متعلقہ تفصیلات

*3850: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کتنے نائب تحصیلدار، قانونگو، پٹواری ایسے ہیں جو ڈسٹرکٹ میانوالی سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ کب سے یہاں پر تعینات ہیں؟

(ب) کیا حکومت قواعد وضوابط کے تحت کسی اہلکار کو اپنے آبائی ضلع میں تعینات کر سکتی ہے، اگر ہاں تو کس قاعدہ کے تحت؟

(ج) مذکورہ بالا اہلکاران میں سے کتنے ایسے ہیں جو عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں، اہلکاران کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 03 فروری 2014   تاریخ ترسیل 14 اپریل 2014)

جواب

وزیر مال

(الف) ضلع میانوالی میں کل 10 نائب تحصیلدار تعینات ہیں جن میں 06 کا تعلق ضلع میانوالی سے ہے جو کہ مطابق ٹرانسفر پالیسی 1980 اپنی آبائی تحصیل میں تعینات نہ ہیں۔ تاہم ضلع میں تعینات ہیں۔ ضلع ہذا میانوالی میں کوئی نائب تحصیلدار خلاف پالیسی اپنی آبائی تحصیل میں تعینات نہ ہے۔

2۔ ضلع میانوالی میں کل 22 قانونگو تعینات ہیں تمام کا تعلق ضلع میانوالی سے ہے مطابق گورنمنٹ پالیسی قانونگو صاحبان ضلع میں تعینات ہو سکتے ہیں۔

3۔ ضلع میں اس وقت کل 166 پٹواریان تعینات ہیں مطابق ہدایات و پالیسی بورڈ آف ریونیو پٹواریاں اپنی آبائی تحصیل میں خدمات سرانجام دے سکتے ہیں۔

(ب) مطابق ٹرانسفر پالیسی 1980 حکومت اہلکاران کو اپنے ضلع میں تعینات کر سکتی ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں کوئی اہلکار زائد از عرصہ تین سال تعینات نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 جون 2014)

گجرات: بندوبست اراضیات سے متعلقہ تفصیلات

*3918: میاں طارق محمود: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں بندوبست اراضیات کا کام کب شروع ہوا اور کب ختم ہونا تھا کتنے فیصد کام ہوا ہے اور کتنے فیصد کام بقایا ہے؟

(ب) اس کام کو سرانجام دینے کے لئے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس کام کے انچارج کا نام و پتہ بتائیں؟

(د) یہ کام کب تک حکومت مکمل کرے گی؟

(تاریخ وصولی 11 فروری 2014 تاریخ ترسیل 29 اپریل 2014)

جواب

وزیر مال

(الف) گجرات میں کام بندوبست سال 06-2005 میں شروع ہوا تھا اور مطابق شیڈول کام بندوبست 30 جون 2014 تک مکمل ہونا ہے۔ 93 فیصد کام بندوبست ہو چکا ہے اور 7 فیصد کام بقایا ہے۔

(ب) ضلع میں کام بندوبست سرانجام دینے کے لیے 341 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

عہدہ	تعداد	گریڈ	کیفیت
مہتمم بندوبست	01	18	
نائب مہتمم بندوبست	02	17	1ایڈیشنل چارج
تحصیلدار بندوبست	02	16	1ایڈیشنل چارج
نائب تحصیلدار بندوبست	15	14	
قانونگو	32	11	
پٹواری	247	09	
سٹینوگرافر	02	14	
جونئیر کلرک	04	07	
ڈرائیور	03	05	
نائب قاصد	26	02	
مالی	01	02	
چوکیدار	02	02	
سویپر	02	02	

(ج) 1۔ اشتیاق احمد، مہتمم بندوبست، گجرات اپریل 2004 تا اکتوبر 2004

2۔ الطاف حسین کاظمی، مہتمم بندوبست، نومبر 2004 تا 31 اکتوبر 2006

3۔ وقار حسین، مہتمم بندوبست، 27دسمبر 2006تا 2جون 2008

4۔ خاور کمال، مہتمم بندوبست، 3جون 2008تا 10اپریل 2009

5۔ رائے منظور ناصر، مہتمم بندوبست، 11اپریل 2009تا 3اگست 2009

6۔ کامران احمد، مہتمم بندوبست، 7اکتوبر 2009تا 11اپریل 2011

7۔ نوازش علی، مہتمم بندوبست، 11-07-27تا 8اپریل 2013

8۔ آصف بلال لودھی، مہتمم بندوبست، 8اپریل 2013تا 24جنوری 2014

9۔ محمد الیاس گل، مہتمم بندوبست، 25جنوری 2014تا حال

(د) مطابق شیڈول ضلع ہذا کا کام بندوبست 31دسمبر 2014تک مکمل ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 24جولائی 2014)

گجرات: حکومت پنجاب کی پالیسی بابت انتظامی پوسٹ پر تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*3946: میاں طارق محمود: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی پالیسی کے تحت کوئی بھی اہلکار یا آفیسر کسی انتظامی پوسٹ پر تعینات نہیں ہو سکتا جن پر کسی خورد برد کا الزام ہو؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مال ضلع گجرات میں کافی ملازمین ایسے ہیں جن کے خلاف خورد برد کی انکوائریاں محکمانہ اور اینٹی کرپشن میں چل رہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان ملازمین کو ان کی موجودہ پوسٹوں سے ہٹانے اور ان کی جگہ ایماندار ملازمین تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 14فروری 2014 تاریخ ترسیل 29اپریل 2014)

جواب

وزیر مال

(الف) یہ درست نہ ہے کہ کوئی اہلکار یا آفیسر جس پر خورد برد کا الزام ہو کسی انتظامی پوسٹ پر تعینات نہیں ہو سکتا۔

کیونکہ محض الزام کی بناء پر کسی افسر یا اہلکار کی انتظامی پوسٹ پر تعیناتی پر کوئی پابندی نہیں ایسا کوئی بھی الزام لگنے کی صورت میں متعلقہ افسر یا اہلکار کے خلاف قانون کے مطابق انکوائری عمل میں لائی جاتی ہے اور انکوائری رپورٹ میں الزام ثابت ہونے کی صورت میں ایسے اہلکاروں کو سزا دے کر انتظامی پوسٹوں سے الگ کر دیا جاتا ہے۔ محض الزام کی بنیاد پر سرکاری اہلکار کی تعیناتی روکنے سے حکومتی اور انتظامی امور متاثر ہو سکتے ہیں کیونکہ الزام ثابت ہونے سے پہلے کوئی بھی حتمی اقدام انصاف کے تقاضوں کے منافی ہوتا ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ کلکٹر گجرات کے مہیا کردہ جواب کے مطابق ضلع گجرات کے محکمہ مال میں کچھ ملازمین کے خلاف محکمانہ اور اینٹی کرپشن میں انکوائریاں چل رہی ہیں لیکن تاحال یہ انکوائریاں مکمل نہ ہوئی ہیں۔ تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ مال ضلع گجرات میں ایسے ملازمین جن پر خورد برد کا الزام ہے ان کے خلاف محکمانہ انکوائریاں چل رہی ہیں جیسے ہی یہ انکوائریاں مکمل ہوں گی تو ان کی روشنی میں جن ملازمین پر الزامات ثابت ہونگے ان کے خلاف قانونی کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ریونیو ملازمین کی پوسٹ ڈسٹرکٹ کیڈر کی پوسٹ ہوتی ہے اور ڈسٹرکٹ کلکٹر ان ملازمین کو اپنے ضلع میں موجود مختلف ریونیو دفاتر میں تبدیل کرنے کا اختیار رکھتے ہیں حال ہی میں ڈسٹرکٹ کلکٹر گجرات نے جانچ پڑتال کر کے کچھ ملازمین کو انتظامی طور پر تبدیل کیا ہے ایسے ملازمین جن کے خلاف انکوائری چل رہی ہیں الزام ثابت ہونے کی صورت میں انہیں بھی فوری طور پر ان کی موجودہ تعیناتیوں سے الگ کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 28 جولائی 2014)

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ سے متعلقہ تفصیلات

*5687: لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے اب تک کتنے موضع جات کمپیوٹرائزڈ کر دیئے گئے ہیں اور کتنے بقایا رہتے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب)ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جن موضع جات کا لینڈ ریونیو ریکارڈ ابھی تک کمپیوٹرائزڈ نہیں ہوا، ان میں تاخیر کی کیا وجہ ہے؟

(ج)ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کب تک تمام موضع جات کا لینڈ ریکارڈ مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ کر دیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 02 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 17 مارچ 2015)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کا کام ماہ جون سال 2012 میں شروع کیا گیا۔ ضلع کے دستیاب تمام 544 مواضعات کی عکسبندی اور ڈیٹا انٹری مکمل کی جا چکی ہے۔ 525 مواضعات کی تصدیق کا کام ضلع گورنمنٹ نے مکمل کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں 497 مواضعات کی کمپیوٹرائزیشن مکمل کر لی گئی ہے۔ پنجاب گورنمنٹ اور سیاسی قیادت کی انتہائی دلچسپی اور کاوش کی بدولت یہ منصوبہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں (91%) Substantially Complete ہو گیا ہے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی چاروں تحصیلوں میں اراضی ریکارڈ سنٹر کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ جہاں سے عوام الناس کمپیوٹرائزڈ فردات ملکیت اور کمپیوٹرائزڈ انتقالات کی سہولیات سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔ ضلع کے تمام کمپیوٹرائزڈ مواضعات کا ریکارڈ ویب سائٹ www.punjab-zameen.gov.pk پر بھی اپ لوڈ کر دیا گیا ہے۔ ضلع کے 47 مواضعات کا ریکارڈ ابھی تک کمپیوٹرائزڈ نہیں کیا گیا۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ضلع کے 47 مواضعات کا ریکارڈ ابھی تک کمپیوٹرائزڈ نہیں کیا گیا جن کی وجوہات درج ذیل ہیں:۔

(1) 19 مواضعات زیر تصدیق
(2) پرت پٹوار اور پرت سرکار میں تفاوت
(3) اصل رقبہ سے زائد کی منتقلی
(4) پیچیدہ درستگی کا عمل
(5) گمشدہ انتقالات
(6) ناموں میں تفاوت

(7) شجرہ نسب کی عدم دستیابی (8) رقبہ کی انچوں میں پیمائش

(9) کثیر المنزلہ عمارتیں

(ج) حکومت پنجاب منصوبہ کی جلد از جلد تکمیل کے لئے دن رات کوشاں ہے۔ اس سلسلہ میں اعلیٰ سطح کی کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں جو کہ منصوبہ کی پیش رفت کا گاہے بگاہے جائزہ لیتی ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر واضح کرنا ضروری ہے کہ بقایا ماندہ مواضعات میں سے چند دیہی مواضعات شہری مواضعات کی حیثیت لے چکے ہیں۔ ان مواضعات رقبہ سکنی ہائے کا ریکارڈ پہلے ہی الگ سے تیار کیا جاتا ہے۔ چونکہ موجودہ پراجیکٹ دیہی مواضعات کی کمپیوٹرائزیشن کے لئے ہے لہذا یہ سافٹ ویئر شہری مواضعات کی کمپیوٹرائزیشن نہیں کرے گا۔ ان شہری مواضعات کی کمپیوٹرائزیشن کے لئے حکومت پنجاب علیحدہ سے پراجیکٹ کی منظوری پہلے دے چکی ہے اور اس پر کام جلد ہی شروع کر لیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2015)

راولپنڈی میں شاملات کی فرد زمین جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6676: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راولپنڈی میں محکمہ مال نے شاملات کی فرد زمین کا اجراء روک دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع راولپنڈی کی عوام شاملات کی فرد زمین کے اجراء نہ ہونے کی وجہ سے پریشان حال ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع راولپنڈی کے علاقہ گلشن آباد، ٹینچ کالونی، اڈیالہ روڈ اور چکری روڈ کا ریکارڈ محکمہ مال نے ضائع کر دیا ہے۔ متذکرہ ریکارڈ کی نقول فراہم کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 20 مئی 2015 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2015)

جواب

وزیر مال

(الف) اراضی ریکارڈ سنٹر روات تحصیل راولپنڈی میں نوٹیفائیڈ مواضعات کی فردات کا اجراء اور انتقالات کا عمل کیا جا رہا ہے۔ شاملات کے رقبہ کے حوالے سے جو افراد خانہ کاشت میں مشتری کی

نوعیت حقوق سے آرہے ہیں ان کو فرد کا اجراء کیا جارہا ہے۔ جو شاملات ابھی تک تقسیم نہیں ہوئی ان رقبوں میں کافی تضاد ہے اور موقع کا قبضہ و ریکارڈ آپس میں مطابقت نہ رکھتا ہے اور کئی جگہیں زائد الحصہ بیع ہوئی ہیں اس حوالے سے فیلڈ ریونیو عملہ کام کر رہا ہے۔

(ب) شاملات کے حوالے سے زیادہ تر افراد جو کہ خانہ کاشت میں مشتری کی نوعیت حقوق سے آرہے ہیں انہیں فرد کا اجراء کیا جارہا ہے اور اس حوالے سے عوام الناس کو ضروری ہدایات بھی دی جارہی ہیں۔

(ج) اراضی ریکارڈ سنٹر میں جو مواضعات نوٹیفائیڈ ہو چکے ہیں اور ان کی سروسز اراضی ریکارڈ سنٹر پر دی جارہی ہیں ان مواضعات کی زیادہ تر زیر کار جمعبندیان پرت پٹوار و زیر کار رجسٹر انتقالات پرت پٹوار اراضی ریکارڈ سنٹر پر موجود ہیں اور اس ریکارڈ کی جانچ پڑتال کر کے ہی فرد کا اجراء کیا جاتا ہے گلشن آباد، ٹینچ کالونی، اڈیالہ روڈ اور چکری روڈ سے ملحقہ نوٹیفائیڈ مواضعات کا ریکارڈ پرت پٹوار اراضی ریکارڈ سنٹر پر موجود ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 نومبر 2015)

راولپنڈی میں کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ کی درستگی سے متعلقہ تفصیلات

*6677: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال راولپنڈی نے کمپیوٹر لینڈ ریکارڈ سنٹر میں جو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا ہے اس کی درستگی / تصدیق متعلقہ پٹواریوں سے کرائی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی سی او کے حکم کے باوجود ضلع راولپنڈی کے متعلقہ پٹواری حضرات اپنے ریکارڈ سمیت ڈی سی او آفس میں حاضر ہونے سے انکاری ہیں؟

(ج) کمپیوٹر لینڈ ریکارڈ سنٹر راولپنڈی شہر سے باہر کیوں بنایا گیا ہے، اس کی کیا وجوہات ہیں۔

(تاریخ وصولی 20 مئی 2015 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2015)

جواب

وزیر مال

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ محکمہ مال راولپنڈی نے جو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا اس کی درستگی متعلقہ پٹواریوں سے کروائی گئی۔ کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کا منصوبہ شفاف، غلطیوں سے پاک اور

بروقت ریکارڈ کی دستیابی کے عزم سے شروع کیا گیا۔اس سلسلے میں ضلع محافظ خانہ میں موجود ریونیو ریکارڈ (جمعبندی زیر کار، فیلڈ بک)اور تحصیل محافظ خانہ میں موجود ریونیو ریکارڈ (انتقالات،فرد بد رات، تغیرات) کی عکس بندی کروائی گئی پھر اس عکس بند ریکارڈ کی سافٹ ویئر میں دوہری ڈیٹا انٹری کروائی گئی تاکہ غلط انٹری کا احتمال نہ رہے۔اس کے بعد کمپیوٹرائزڈ رجسٹر حقداران زمین کو اغلاط نامہ کے ساتھ متعلقہ فیلڈ ریونیو سٹاف کے حوالے کیا گیا تاکہ وہ اغلاط نامہ کی تفصیلات کے مطابق ریکارڈ درستگی عمل میں لائیں اور ساتھ ہی ساتھ یہ ہدایت بھی دی گئی کہ پرت پٹوار کا پرت سرکار سے موازنہ کیا جائے تاکہ درست ریکارڈ کو ڈیٹا بیس میں ڈالا جا سکے۔

اس ریکارڈ کی تصدیق اور کوالٹی چیک کے لئے ایک تھرڈ پارٹی M/s Abacus Consulting Firm کی خدمات بھی حاصل کی گئی ہیں۔

مزید برآں یہ کہ اراضی ریکارڈ سنٹر پر موجود عملہ سے بھی تصدیق شدہ ریکارڈ اور عکس بند ریکارڈ کا موازنہ کروایا گیا ہے۔ان تمام تین سطحی ویریفیکیشن کے عمل کے بعد موضع کی کمپیوٹرائزڈ خدمات کا آغاز کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ ضلع راولپنڈی کے 1057 مواضعات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر لیا گیا ہے اور ضلع Substantially complete ہو گیا ہے۔اس سلسلہ میں باقی ماندہ چند اغلاط کی جنگی بنیادوں پر تصحیح عمل میں لائی جا رہی ہے۔متعلقہ اسسٹنٹ کمشنرز کی سربراہی میں تحصیل کی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دے دی گئی ہیں جو کہ تصحیح کے عمل کی ہفتہ وار جانچ پڑتال کرتی ہیں۔ ضلعی حکومت راولپنڈی نے تصحیح کے اس عمل کو بروقت مکمل کرنے کے لئے متعلقہ کچہری میں correction center قائم کر دیئے ہیں جہاں پر موجود فیلڈ ریونیو سٹاف تندہی سے کام سرانجام دے رہا ہے۔

(ج) اراضی ریکارڈ سنٹر کا قیام ایک خاص ڈیزائن اور رقبہ کے مطابق دستیاب سرکاری زمین پر عمل میں لایا گیا۔اس سلسلہ میں مخصوص ڈیزائن ضلعی حکومت کو ارسال کیے گئے تاکہ وہ شہر بھر کا سروے کروا کر سرکاری زمین کی نشاندہی کریں۔ڈیزائن، ڈرائنگ اور رقبہ کے مطابق مہیا کی گئی زمین پر راولپنڈی اراضی ریکارڈ سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا۔مزید برآں یہ کہ بورڈ آف ریونیو جلد ہی 3 شہری

قانونگوئیوں کا کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ ضلع کے دفتر میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔اس سلسلہ میں سنٹر کی نشاندہی، ضروری کمپیوٹر آلات کی خریداری اور سروس سنٹر سٹاف کی تعیناتی عمل میں لائی جاچکی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 نومبر 2015)

بورڈ آف ریونیو میں چیف اسٹیلمنٹ کمشنر کے نام پی ای اے اکاؤنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*6899: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو میں چیف اسٹیلمنٹ کمشنر کے نام سے ایک پی ایل اے (PLA) اکاؤنٹ ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس رقم کو صوبائی بجٹ میں دکھایا جاتا ہے اگر نہیں دکھایا جاتا تو کیا وجوہات ہیں ؟

(ج) 2008 سے اب تک کتنے اخراجات ہوئے اور کس کس مد میں ہوئے ہیں نیز وزارت خزانہ کو ان اخراجات کا علم ہے اگر علم نہیں تو اخراجات کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی ہو سکتی ہے ؟

(تاریخ وصولی 07 جولائی 2015 تاریخ ترسیل 20 اگست 2015)

جواب

وزیر مال

(الف) جی ہاں۔یہ درست ہے بورڈ آف ریونیو میں چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے نام سے ایک پی ایل اے اکاؤنٹ ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مندرجہ بالا اکاؤنٹ کو صوبائی بجٹ میں نہیں دکھایا جاتا۔جہاں تک اس اکاؤنٹ کو صوبائی بجٹ میں نہ دکھائے جانے کا تعلق ہے۔اس ضمن میں عرض ہے کہ مندرجہ بالا اکاؤنٹ میں جمع شدہ رقم مہاجرین سے ان کو منتقل کردہ جائیداد کے عوض وصول کیا گیا ہے اور یہ رقم صرف متروکہ جائیداد کے عوض وصول کیا گیا ہے اور یہ رقم صرف متروکہ جائیداد کے تحفظ، قانونی دفاع اور انتظامات وانصرام کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے یا بحالیات قوانین کے منسوخ ہونے کے بعد

جن مہاجرین کو جائیداد نہ دی جاسکی ہے ان کے بقایا کلیم کے عوض معاوضہ دینے کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے اور اسے دیگر مقاصد کے لئے استعمال نہ کیا جاسکتا ہے۔

(ج) 2008 سے اب تک کے اخراجات کی تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔مزید برآں یہ اخراجات وزارت خزانہ کے علم میں ہیں کیونکہ ضلعی خزانہ افسر یہ رقوم جاری کرتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 دسمبر 2015)

لاہور | رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 7 فروری 2016 | سیکرٹری

بروز منگل 9 فروری 2016 محکمہ مال کے سوالات وجوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	محترمہ راحیلہ انور	1292۔1294۔1295
2	ڈاکٹر نوشین حامد	1377۔1378
3	محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں	1818
4	محترمہ ناہید نعیم	3320
5	جناب فیضان خالد ورک	332
6	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2431۔2432
7	جناب شہزاد منشی	3356
8	جناب احمد خان بھچر	3850
9	میاں طارق محمود	3918۔3946
10	لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	5687
11	جناب محمد عارف عباسی	6676۔6677
12	ڈاکٹر مراد راس	6899

19واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 9فروری 2016

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ مال

پنجاب بھر میں اصل رجسٹری جائیداد جمع کرنے سے متعلقہ تفصیلات

32: شیخ علاؤالدین: کیاوزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ پنجاب میں کچھ ڈسٹرکٹ اور تحصیل کی سطح پر بموقع تصدیق رجسٹری جائیداد اراضیات متعلقہ رجسٹرار عملہ اصل رجسٹری لیکر ریکارڈ میں جمع کر لیتے ہیں؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ تحصیل کوہ مری میں اصل رجسٹریوں کو بموقع تصدیق رجسٹری اصل رجسٹریوں PTD کو عرصہ دراز سے رکھا جارہاہے آخر کیوں اور کس قانون کے تحت؟

(تاریخ وصولی 31 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 13 مئی 2014)

جواب

وزیر مال

(الف) پنجاب میں عموماً بعداز تصدیق اصل رجسٹری سائل کو واپس کر دی جاتی ہے تاہم حفظ ماتقدم کے طور پر مکمل جائیداد منتقلی کی صورت میں سب رجسٹرار آفس میں سابقہ رجسٹری ریکارڈ میں شامل کر لی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بمطابق رپورٹ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر ضلع راولپنڈی اصل رجسٹری پر نوٹ فروخت شدہ/sold تحریر کیا جاتاہے تاکہ جائیداد دوبارہ فروخت نہ ہوسکے اور نوٹ متذکرہ بالا کے بعد اصل رجسٹری/PTD واپس کر دی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 فروری 2015)

ساہیوال: پی پی 222 میں پٹواری، تحصیل دار و دیگر سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

290: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیاوزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 222 ضلع ساہیوال میں محکمہ مال کے کتنے پٹواری، گرداور، تحصیل دار اور نائب تحصیلدار ہیں؟

(ب) تحصیل ساہیوال میں کل کتنے پٹوار سرکلز اور قانونگوئیاں ہیں اور سرکل میں کتنے کتنے پٹواری اور گرداور تعینات کئے گئے ہیں اور کونسا حلقہ پٹواری/قانونگو سرکل خالی ہے مزید حلقہ پی پی 222 میں واقع تمام پٹوار سرکلز میں سے ہر ایک پٹواری کے پاس کتنے حلقہ پٹوار سرکل کا اضافی چارج ہے، تفصیل سے آگاہ حلقہ وائز کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 25 اگست 2014 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2014)

جواب

وزیر مال

(الف) پی پی 222 ضلع ساہیوال کے محکمہ مال میں 24 پٹواری، 03 گرداور، 01 نائب قاصد اور 01 تحصیلدار تعینات ہیں۔

(ب) تحصیل ساہیوال میں 114 پٹوار سرکل اور 08 قانونگوئی سرکل ہیں۔ جن میں تعینات پٹواری اور قانونگو کی تفصیل "جھنڈی الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تحصیل ساہیوال میں کوئی پٹوار / قانونگوئی سرکل خالی نہ ہے۔

پی پی 222 میں پٹواریان کے پاس اضافی سرکلز کی تفصیل "جھنڈی ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 جولائی 2015)

ضلع گجرات میں لینڈ کمیشن کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

404: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں لینڈ کمیشن کی کتنی زمین کس کس جگہ پر واقع ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 2000 تا 2012 اس ضلع میں واقع لینڈ کمیشن کی اراضی دیگر اضلاع کے لوگوں کو الاٹ کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت یہ اراضی اس ضلع کے غریب کاشتکاروں کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 12 جنوری 2015)

جواب

وزیر مال

(الف) ضلع گجرات میں لینڈ کمیشن کی کوئی زمین نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) جواب جزو (الف) کی روشنی میں یہ سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(تاریخ وصولی جواب 12 فروری 2015)

ضلع گجرات: محکمہ مال کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے سافٹ ویئر سے متعلقہ تفصیلات

405: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ضلع گجرات میں محکمہ مال کا ریکارڈ کمپیوٹرائزکرنے کے لئے سافٹ ویئر کے انتخاب کا عمل نومبر 2009 میں مکمل ہونا تھا کیا وہ مکمل ہو چکا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 12 جنوری 2015)

جواب

وزیر مال

جی ہاں! سافٹ ویئر کے انتخاب کا عمل مکمل ہو چکا ہے تاہم کچھ تکنیکی وجوہات کی بناء پر یہ عمل نومبر 2009 کی بجائے مارچ 2010 کو پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

مزید برآں یہ کہ ضلع گجرات کے تمام دستیاب (98%) ریونیو ریکارڈ کی عکس بندی اور ڈیٹا انٹری کے عمل کو مکمل کیا جا چکا ہے اور 69% مواضعات آن لائن کئے جا چکے ہیں۔ ضلع کی تینوں تحصیلوں میں کمپیوٹرائزڈ خدمات کا آغاز اکتوبر 2013 سے کر دیا گیا ہے۔ جہاں سے درخواست گزار آپریشنل مواضعات کی کمپیوٹرائزڈ فردات ملکیت اور کمپیوٹرائزڈ انتقالات کی خدمات سے استفادہ کر رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 11 فروری 2015)

ضلع گجرات میں لائسنس اشٹام پیپرز سے متعلقہ تفصیلات

408: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں اشٹام پیپرز کی فروخت کا لائسنس کس کس کے پاس ہے، ان کے نام مع ولدیت و پتہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع گجرات میں اشٹام فروشی کا لائسنس بنوانے کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) ضلع گجرات میں اشٹام فروشی کے لائسنس کون جاری کرتا ہے اور کتنی مدت میں لائسنس جاری ہوتا ہے؟

(تاریخ وصولی یکم دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 12 جنوری 2015)

جواب

وزیر مال

(الف) کلکٹر ضلع گجرات میں کل 97 افراد کے پاس اشٹام پیپر کی فروخت کا لائسنس ہے جن میں سے تحصیل گجرات میں 49، تحصیل کھاریاں 34 اور تحصیل سرائے عالمگیر میں 14 افراد شامل ہیں ان کے نام مع ولدیت و پتہ جات جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) رول 26 آف پنجاب سٹمپ رولز 1934 کے تحت سائل کی درخواست وصول ہونے پر ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اور متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر صاحب سے درخواست دہندہ کے کوائف، چال چلن اور مالی پوزیشن کے بارے میں رپورٹ حاصل کی جاتی ہے۔ اس کے بعد موزوں امیدوار کو اسامی خالی ہونے کی صورت میں لائسنس جاری کر دیا جاتا ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں اشٹام فروشی کا لائسنس ڈسٹرکٹ کلکٹر جاری کرتا ہے اور متعلقہ آفیسران سے رپورٹ وصول ہونے پر اسامی دستیاب ہونے کی صورت میں دفتری کارروائی مکمل کر کے لائسنس جاری کر دیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 مارچ 2015)

قصور: حلقہ پی پی 180 میں سرکاری چھپڑ پر ناجائز قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

466: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 180 مانک دیکے ضلع قصور میں سرکاری چھپڑ پر کب سے ناجائز قبضہ ہے؟

(ب) سرکاری چھپڑ کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ج) حکومت نے ناجائز قبضہ ختم کروانے کے لئے ابھی تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔

(تاریخ وصولی 20 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 27 جنوری 2015)

جواب

وزیر مال

(الف) پی پی 180 مانک دیکے، ضلع قصور میں سرکاری رقبہ چھپڑ پر کوئی ناجائز قبضہ نہ ہے۔ رقبہ سرکاری پر صوبائی حکومت کا قبضہ ہے اور موقع پر خالی ہے۔

(ب) سرکاری چھپڑ کا کل رقبہ 14 کنال ہے۔ رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت ہے۔

(ج) پی پی 180 ضلع قصور کے ضلع مانک دیکے میں نمبر خسرہ 1109، تعدادی 06 کنال، خسرہ نمبر 1110 تعدادی 08 کنال، کل رقبہ تعدادی 14 ملکیتی صوبائی حکومت سابقہ متروکہ تھا جو کہ بحکم جناب ڈپٹی کمشنر صاحب، قصور بذریعہ نیلامی عام بروئے انتقال نمبر 759 عطائے حقوق ملکیت مورخہ 1983-08-01 بحق روپ خاں منظور ہوا۔ انتقال نمبر 759 عطائے حقوق ملکیت کے خلاف مسمی شبیر احمد وغیرہ نے ممبر بورڈ آف ریونیو، پنجاب اپیل دائر کی۔ اپیل پر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب نے انتقال نمبر 1752 ضبطی حقوق ملکیت بحق صوبائی حکومت سابقہ متروکہ، مورخہ 2011-12-31 منظور ہو چکا ہے۔ ممبر بورڈ آف ریونیو، پنجاب کے فیصلہ کے خلاف روپ خاں وغیرہ نے اپیل سینئر سول جج صاحب، قصور اپیل دائر کی ہوئی ہے جو کہ زیر سماعت ہے اور مختلف عدالت ہائے میں روپ خاں وغیرہ نے حکم امتناعی حاصل کئے جواب خارج ہو چکے ہیں اور اب ملکیتی رقبہ صوبائی حکومت سابقہ متروکہ کو واگزار کروادیا گیا ہے اور موقع پر رقبہ صوبائی حکومت خالی ہے کسی کا قبضہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 جنوری 2016)

لاہور　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 7 فروری 2016　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　سیکرٹری